باب 1

4919CH01

پالم پور گاؤں کی کہانی

عمومی جائزہ (Overview)

اس کہانی کا مقصد پیداوار سے وابستہ بنیادی تصورات سے متعارف کرانا ہے اور یہ ہم فرضی گاؤں کی کہانی کے ذریعہ کریں گے جس کا نام پالم پور ہے۔ *

پالم پور میں کاشت کاری اہم سرگرمی ہے، جبکہ چھوٹے پیمانے پر اشیا سازی، دودھ کا کاروبار اور نقل و حمل جیسی کئی دوسری سرگرمیاں محدود پیمانے پر کی جاتی ہیں۔ ان پیداواری سرگرمیوں کے لیے مختلف قسم کے وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ جن میں قدرتی وسائل، دستکاری، انسانی کوشش اور نقد رقم وغیرہ شامل ہیں۔ جب ہم پالم پور کی کہانی کا مطالعہ کریں گے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ کس طرح گاؤں کے اندر مطلوبہ اشیا اور خدمات پیدا کرنے کے لیے مختلف وسائل یکجا ہوتے ہیں۔

تعارف

پالم پور قرب و جوار کے گاؤں اور قصبات سے اچھی طرح جڑا ہوا ہے۔ رائے گنج جو کافی بڑا گاؤں ہے پالم پور سے 3 کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔ پورے سال استعمال ہونے والی ایک سڑک گاؤں کو رائے گنج سے جوڑتی ہے اور اس سے بھی آگے قریب ترین چھوٹے سے قصبے شاہ پور تک چلی جاتی ہے۔ تانگوں، سامان سے بھری بگیوں، گڑ اور دوسری اشیا سے لدی بیل گاڑیوں سے لے کر موٹر سائیکلوں، جیپوں، ٹریکٹروں اور ٹرکوں جیسی موٹر گاڑیوں تک کئی قسم کے ذرائع نقل و حمل اس سڑک پر دکھائی دیتے ہیں۔

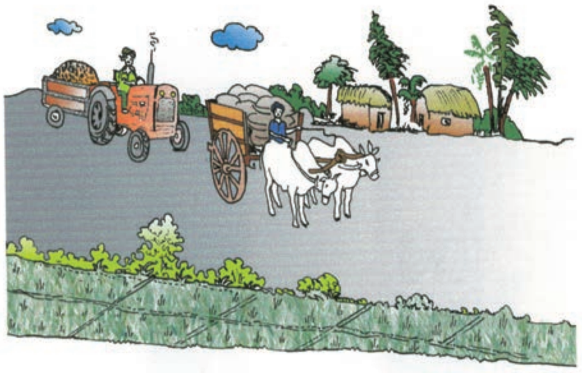

شکل 1.1: گاؤں کا منظر

اس گاؤں میں مختلف ذاتوں کے تقریباً 450 کنبے رہتے ہیں۔ اعلیٰ ذات کے 80 کنبے گاؤں کی زیادہ تر زمین پر قابض ہیں۔ ان کے مکانات، جن میں سے چند کافی بڑے ہیں، اینٹوں سے تعمیر کیے گئے ہیں جن پر سیمنٹ کا پلستر کیا گیا ہے۔ گاؤں میں رہنے والی درج فہرست ذاتیں (دلت) آبادی کی ایک تہائی ہیں جو گاؤں کے ایک کونے میں آباد ہیں۔ جن کے مکانات کافی چھوٹے چھوٹے ہیں اور جن میں سے چند تو کچی مٹی اور گھاس پھوس سے بنائے گئے ہیں۔ زیادہ تر مکانوں میں بجلی کی سہولت موجود ہے۔ اس کے علاوہ کھیتوں میں لگے تمام ٹیوب ویلوں کو بجلی مہیا رہتی ہے اور جو مختلف قسم کی چھوٹی موٹی تاجرانہ سرگرمیوں میں بھی استعمال کی جاتی ہے۔ پالم پور میں دو پرائمری اسکول اور ایک ہائی اسکول ہے۔ اس میں ایک سرکاری ابتدائی طبی مرکز اور ایک

* اس میں زیادہ تر بیان گلبرٹ ایٹن کے اس تحقیقی مطالعہ سے ماخوذ ہے جو انھوں نے ضلع بلند شہر مغربی اتر پردیش کے ایک گاؤں سے متعلق کیا ہے۔

© NCERT not to be republished

پرائیویٹ ڈسپنسری بھی موجود ہے جہاں مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

- درج بالا بیان سے واضح ہے کہ پالم پور میں سڑکوں، نقل و حمل، بجلی، آب پاشی، اسکولوں اور بنیادی طبی مرکز کا ایک اچھا خاصا ترقی یافتہ نظام موجود ہے۔ اپنے قرب وجوار کے گاؤں سے ان سہولیات کا موازنہ کیجیے۔

پالم پور کی کہانی، جو ایک مفروضہ گاؤں ہے، ہم کو گاؤں میں ہونے والی مختلف پیداوارانہ سرگرمیوں کا مشاہدہ کرائے گی۔ ہندوستان کے گاؤں میں کاشت کاری اہم پیداوارانہ سرگرمی ہے۔ متذکرہ دوسری پیداوارانہ سرگرمیاں غیر زراعتی سرگرمیاں ہیں جن میں چھوٹے پیمانے پر اشیار سازی، نقل و حمل اور دوکانداری وغیرہ شامل ہیں۔ پیداوار کے بارے میں چند عمومی باتیں سیکھنے کے بعد، ہم ان دونوں اقسام کی سرگرمیوں پر نظر ڈالیں گے۔

پیداوار کی تنظیم
(Organization of Production)

پیداوار کا مقصد ان اشیار اور خدمات کی پیداوار کرنا ہے جن کی ہم کو ضرورت ہوتی ہے۔ اشیار اور خدمات کی پیداوار کے لیے چار ضرورتیں ہوتی ہیں۔

پہلی ضرورت زمین اور دوسرے قدرتی وسائل مثلاً پانی، جنگلات اور معدنیات ہیں۔

دوسری ضرورت مزدور ہیں یعنی وہ لوگ جو کام کریں گے۔ چند پیداوارانہ سرگرمیوں کے لئے بہت زیادہ تعلیم یافتہ کام کرنے والوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسری سرگرمیوں میں ایسے کام کرنے والوں کی ضرورت ہوتی ہے جو صرف دستی کام کر سکتے ہیں۔ کام کرنے والا ہر شخص پیداوار کے لیے مطلوبہ محنت مہیا کرتا ہے۔

تیسری ضرورت مادّی سرمایہ (Physical Capital) ہے یعنی وہ متعدد اشیار جن کی پیداوار کے دوران ہر مرحلے پر ضرورت پیش آتی ہے۔ مادّی سرمایہ کے تحت کیا چیزیں آتی ہیں؟

(a) اوزار، مشینیں اور عمارتیں: اوزاروں اور مشینوں میں کسان کے سادہ ہلوں سے لے کر جنریٹرز، چرخ (turbines) اور کمپیوٹر وغیرہ جیسی جدید ترین مشینیں آتی ہیں۔ اوزار، مشین اور عمارتیں پیداوار کرنے میں کئی سال تک استعمال کی جا سکتی ہیں اور اسی وجہ سے ان کو قائم سرمایہ (fixed capital) کہتے ہیں۔

(b) خام مال اور نقد رقم (زر) (Raw materials and money in hand): پیداواری سرگرمیوں میں متعدد قسم کی خام اشیار کی ضرورت پیش آتی ہے، مثلاً بنکروں کے ذریعہ استعمال کیا جانے والا سوت اور کمہار کے استعمال میں آنے والی چکنی مٹی۔ ساتھ ہی ساتھ پیداوار کے دوران ادائیگی کرنے اور دوسری ضروری اشیار خریدنے کے لئے، کچھ نہ کچھ زر کی ضرورت پیش آتی ہے۔ خام مال اور نقد رقم کاروباری اصل (Working Capital) کہلاتے ہیں۔ اوزاروں، مشینوں اور عمارتوں سے بالکل مختلف ان کا استعمال پیداوار میں کیا جاتا ہے۔

ایک چوتھی ضرورت بھی ہے۔ زمین، محنت اور مادّی سرمایہ کو یک جا کرنے کا اہل ہونے کے لیے اور تیار مال پیدا کرنے کے بعد یا تو اسے ذاتی طور سے استعمال کرنے یا اس کو بازار میں فروخت کرنے کے لئے آپ کو علم اور کاروباری مہمات کی

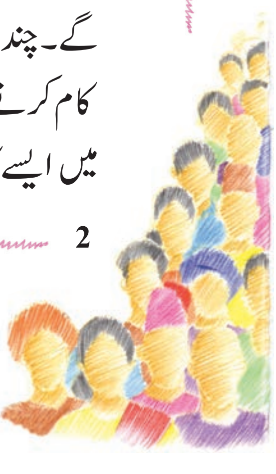

© NCERT not to be republished

ضرورت پیش آئے گی۔ ہم اگلے باب میں انسانی سرمایہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں گے۔

- اس تصویر میں پیداوار میں استعمال ہونے والی زمین، محنت اور قائم سرمایہ کی شناخت کیجیے۔

شکل 1.2: متعدد مزدوروں اور مشینوں کے ساتھ فیکٹری کی تصویر

ہر پیداوار کو زمین، محنت، مادی سرمایہ اور انسانی سرمایہ کو یکجا کر کے منظّم کیا جاتا ہے جو پیداوار کے عوامل کہلاتے ہیں۔ جب ہم پالم پور کی کہانی پڑھیں گے، تو پیداوار کے پہلے تین اجزا، کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں گے۔ اس باب میں سہولت کے لئے سرمایہ کی حیثیت سے ہم مادی سرمایہ کا حوالہ دیں گے۔

پالم پور میں کاشت کاری
(Farming in Palamapur)

1. زمین متعین ومحدود ہے

پالم پور میں کاشت کاری اہم پیداواری سرگرمی ہے۔ کل کام کرنے والے لوگوں کے 75 فیصدی لوگ اپنی گزر بسر کے لیے کاشت کاری پر منحصر ہیں۔ یہ کسان ہو سکتے ہیں یا پھر کھیت پر کام کرنے والے مزدور۔ ان لوگوں کی فلاح کا کھیتوں پر ہونے والی پیداوار کے ساتھ نہایت نزدیکی رشتہ ہے۔

لیکن یاد رکھئے کہ کھیت سے پیداوار حاصل کرنے میں ایک بنیادی پریشانی ہوتی ہے۔ کاشت کاری کے تحت زمین کا رقبہ عملاً برقرار رہتا ہے۔ 1960 سے پالم پور میں زیرِ کاشت زمینی رقبہ کے اندر کوئی توسیع نہیں ہوئی ہے۔ تب سے گاؤں کے اندر موجود کچھ بنجر زمین کو قابل کاشت زمین میں تبدیل کیا گیا ہے۔ اب وہاں نئی زمین زیر کاشت لاکر زرعی پیداوار بڑھانے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

> زمین کی پیمائش کے لئے معیاری اکائی ہیکٹیر ہے۔ اگرچہ آپ گاؤں میں زمینی رقبہ کو مقامی اکائیوں میں بات کرتے ہوئے سن سکتے ہیں۔ مثلاً بیگھہ، گنتھا اور کلّہ وغیرہ۔ ایک ہیکٹیر زمینی رقبہ ایک ایسے مربع نما قطعۂ اراضی کے برابر ہوتا ہے جس کی ایک طرف کی لمبائی 100 میٹر ہو۔ کیا آپ ایک ہیکٹیر کے رقبہ کا موازنہ اپنے اسکول گراؤنڈ کے رقبہ سے کر سکتے ہیں؟

2. کیا کوئی ایسا طریقہ ہے جہاں کوئی شخص ایک ہی زمین سے زیادہ پیداوار حاصل کر سکے؟

پالم پور میں بوئی جانے والی فصلوں کی اقسام اور حاصل سہولیات، ریاست اتر پردیش کے مغربی حصے کی کسی بھی ایک گاؤں سے ملتی جلتی ہیں۔ پالم پور میں موجود تمام زمین پر کاشت کاری کی جاتی ہے، کوئی بھی زمین غیر کاشت شدہ نہیں چھوڑی جاتی۔ بارش کے موسم میں (خریف) کسان جوار اور

© NCERT not to be republished

باجرا اگاتے ہیں۔ یہ پودے مویشیوں کے چارے میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس کے بعد اکتوبر اور دسمبر کے درمیان آلو کی کاشت کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ سردی کے موسم میں (ربیع) کھیتوں میں گیہوں بوئے جاتے ہیں۔ کسان اپنی گیہوں کی پیداوار کی وافر مقدار اپنے کنبے کے استعمال کے لئے رکھ لیتے ہیں اور زائد گیہوں کو رائے گنج کے بازار میں فروخت کرتے ہیں۔ زمین کا ایک حصہ گنے کی کاشت کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے جس کی فصل سال میں ایک بار تیار ہوتی ہے۔ گنے کو خام شکل میں یا پھر گڑ کی شکل میں شاہ پور کے تاجروں کو فروخت کیا جاتا ہے۔

پالم پور میں کسانوں کا ایک سال میں تین مختلف فصلیں اگا سکنے کی اہم وجہ وہاں موجود کافی ترقی یافتہ آب پاشی نظام ہے۔ پالم پور میں بجلی کافی ابتدائی دور میں آ گئی تھی۔ اس کا ایک بڑا اثر یہ ہوا کہ یہاں نظام آب پاشی کی کایا پلٹ ہوگئی۔ بجلی آنے تک وہاں رہٹ چلتے تھے۔ کسان کنوؤں سے پانی کھینچ کر چھوٹے چھوٹے کھیتوں میں آب پاشی کرتے تھے۔ لوگوں نے دیکھا کہ بجلی سے چلنے والے ٹیوب ویل زمین کے کافی بڑے رقبے پر اچھی طرح سے آب پاشی کر سکتے تھے۔ پہلے چند ٹیوب ویل تو سرکار کی جانب سے لگائے گئے۔ تاہم، اس کے بعد جلد ہی کسانوں نے ذاتی ٹیوب ویل لگانے شروع کر دیے، جس کے نتیجہ میں 1970ء کی دہائی کے وسط تک پورے کے پورے 200 ہیکٹیر کے رقبہ پر آب پاشی شروع کر دی گئی۔

ہندوستان کے تمام گاؤں میں اتنی اعلیٰ سطح کا نظام آب پاشی موجود نہیں ہے۔ دریائی میدانوں کے علاوہ، ہمارے ملک میں ساحلی علاقوں کے اندر عمدہ آب پاشی نظام موجود ہے۔ اس کے برعکس، پٹھاری علاقوں میں مثلاً دکن کے پٹھار میں آب پاشی نظام نچلی سطح پر ہے۔ ہمارے ملک میں آب پاشی کے پورے رقبہ کے 40 فیصدی سے بھی کم پر آج بھی آب پاشی کی جاتی ہے۔ بقیہ علاقوں میں کاشت کاری زیادہ تر بارش پر ہی منحصر ہے۔

ایک سال میں ایک ہی قطعۂ زمین پر ایک سے زیادہ فصلیں اگانے کو کثیر فصلی کاشت (multiple cropping) کہا جاتا ہے۔ یہ ایک دیے ہوئے زمین کے ٹکڑے پر پیداوار کو بڑھانے کا سب سے زیادہ عام طریقہ ہے۔ پالم پور میں تقریباً تمام ہی کسان سال میں کم سے کم دو فصلیں پیدا کرتے ہیں۔ سابقہ پندرہ یا بیس سالوں سے بہت سے کسان تو آلو کو ایک تیسری فصل کی حیثیت سے بھی اگا رہے ہیں۔

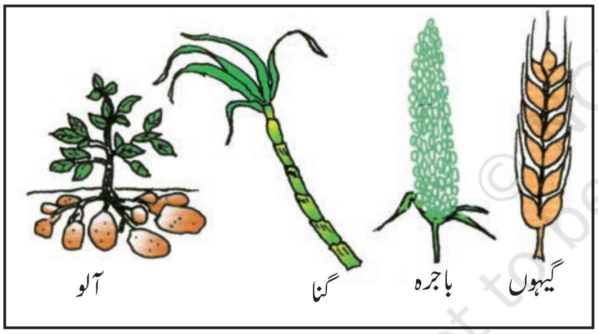

شکل 1.3: مختلف فصلیں

آیئے بحث کریں

- دی گئی جدول 1.1 میں ملین (10 لاکھ) ہیکٹیر کی اکائیوں میں ہندوستان میں زیر کاشت زمین کو دکھایا گیا ہے۔ دیے گئے گراف پر اس کو دکھایئے۔ گراف کس بات کو واضح کرتا ہے؟ کلاس میں بحث کیجیے۔

© NCERT not to be republished
2019-20

آپ دیکھ ہی چکے ہیں کہ ایک ہی قطعۂ زمین سے پیداوار بڑھانے کا ایک طریقہ کثیر فصلی کاشت ہے۔ زیادہ حصول کے لئے دوسرا طریقہ یعنی جدید طرز کی کاشت کاری کا استعمال ہے۔ جب ایک ہی موسم میں ایک دیئے ہوئے قطعۂ زمین پر فصل پیدا کی جاتی ہے تو پیداوار کی پیمائش کی جاتی ہے۔ 1960 کی دہائی کے وسط تک کاشت کاری میں استعمال کیے جانے والے تخم یعنی بیج روایتی تھے جن سے پیداوار نسبتاً کم حاصل

ٹیبل 1.1: مختلف سالوں میں کاشت شدہ رقبہ

سال	کاشت شدہ رقبہ (ملین ہیکٹیر میں)
1950-51	129
1990-91	157
2000-01	156
2010-11 (P)	156
2011-12 (P)	156
2012-13 (P)	155
2013-14 (P)	156
2014-15 (P)	155

(P) عارضی اعداد وشمار

ماخذ: زراعتی شماریات کی دستی کتاب، 2017، ڈائریکٹوریٹ برائے معاشیات اور شماریات شعبہ برائے زراعت، کوآپریشن اور کسانوں کی فلاح

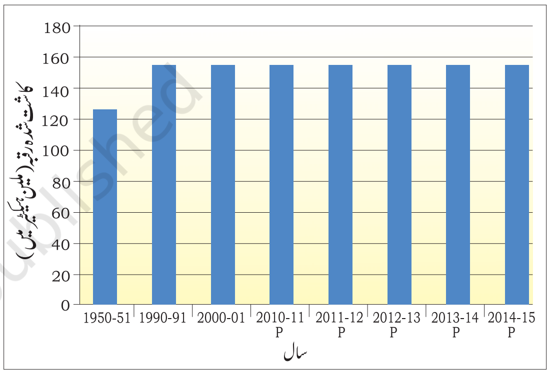

تصویر 1.4: جدید کاشت کاری کے طریقے: ایچ وائی وی بیج اور کیمیائی کھاد وغیرہ

- کیا آب پاشی کے تحت رقبہ بڑھانا ضروری ہے؟ کیوں؟
- آپ پالم پور میں اگائی جانے والی فصلوں کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ مندرجہ ذیل جدول کو اپنے علاقے میں اگائی جانے والی فصلوں کی معلومات کی بنیاد پر بھریئے۔

نام فصل	بوائی کا مہینہ	کٹائی کا مہینہ	ذریعۂ آب پاشی (بارش، تالاب، ٹیوب ویل، نہریں وغیرہ)

ہوتی تھی۔ روایتی بیجوں کو کم آب پاشی کی ضرورت ہوتی تھی۔ زرخیزی برقرار رکھنے کے لئے کسان گوبر اور دوسری قدرتی کھادوں کا استعمال کرتے تھے۔ اس قسم کی تمام کھاد کسانوں کے پاس بہ آسانی موجود تھی، جس کو انہیں خریدنے کی ضرورت نہ تھی۔

1960ء کی دہائی کے آخری حصے میں سبز انقلاب نے ہندوستانی کسان کو بیجوں کی زیادہ پیداوار دینے والی قسموں (HYVs) کو استعمال کرتے ہوئے گیہوں اور چاول کی کاشت کے طریقے سے متعارف کرایا۔ روایتی بیجوں کی بہ نسبت ایچ وائی وی بیج ایک ہی رقبے پر غذائی اناجوں کی زیادہ پیداوار کر سکتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں اب زمین کا وہی قطعہ اراضی HYV بیجوں کے استعمال سے پہلے کی بہ نسبت غذائی اناجوں کی ایک بڑی مقدار پیدا کر سکتا تھا۔ تاہم ایچ وائی وی بیجوں کو بہترین نتائج دینے کے لیے کافی پانی، کیمیائی کھاد اور کیڑے مار ادویات کی ضرورت تھی۔ زیادہ پیداوار صرف ایچ وائی وی بیجوں، آب پاشی، کیمیائی کھاد اور کیڑے مار ادویہ کے استعمال سے ہی ممکن ہے۔

پنجاب، ہریانہ اور مغربی اتر پردیش کے کسان پہلے کسان تھے جنہوں نے ہندوستان میں کاشت کاری کے جدید طریقوں کا استعمال کیا۔ ان علاقوں کے کسانوں نے آب پاشی کے لئے ٹیوب ویل قائم کئے اور کاشت کاری میں ایچ وائی وی بیجوں، کیمیاوی کھادوں اور کیڑے مار ادویہ کا استعمال کیا۔ چند کسانوں نے ٹریکٹروں اور تھریشروں (فصل کاٹنے کی مشین) جیسی مشینیں خریدیں جس کے نتیجہ میں ہل چلانے اور فصل کاٹنے میں بہت تیزی آ گئی اور ان کو گیہوں کی کافی زیادہ پیداوار حاصل ہوئی۔

پالم پور میں جہاں روایتی اقسام سے پیدا کئے گئے گیہوں کی پیداوار 1300 کلوگرام فی ہیکٹیر تھی۔ ایچ وائی وی بیجوں سے پیداوار 3200 کلوگرام فی ہیکٹیر تک جا پہنچی۔ گیہوں کی پیداوار میں کافی اضافہ ہو گیا۔ اب کسانوں کے پاس بازار میں فروخت کرنے کے لیے فاضل گیہوں کی کافی مقدار موجود تھی۔

آیئے بحث کریں

- کثیر فصلی اور کاشت کاری کے جدید طریقوں میں کیا فرق ہے؟
- مندرجہ ذیل جدول ہندوستان میں سبز انقلاب کے بعد ملین (10 لاکھ) ٹن کی اکائی میں گیہوں اور دالوں کی پیداوار کو دکھاتا ہے۔ اس کو گراف پیپر پر دکھایئے۔ کیا سبز انقلاب دونوں فصلوں کے لیے کامیاب ثابت ہوا؟ بحث کیجیے۔
- کاشت کاری کے جدید طریقوں کو استعمال کرتے ہوئے کسان کے کام میں آنے والا کاروباری سرمایہ (working capital) کیا ہے؟
- موجودہ طریقۂ کاشت کاری میں کسان کو پہلے سے کہیں زیادہ روپیہ کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

جدول **1.2**: دالوں اور گیہوں کی پیداوار (ملین (10 لاکھ) ٹن)

	دالوں کی پیداوار	گیہوں کی پیداوار
1965-66	10	10
1970-71	12	24
1980-81	11	36
1990-91	14	55
2000-01	11	70
2010-11	18	86
2012-13	18	92
2013-14	19	96
2014-15	17	89
2015-16	17	94
2016-17	23	99
2017-18	24	97

ماخذ: ڈپارٹمنٹ آف ایگریکلچر، کارپوریشن اینڈ فارمر ویلفیئر، فروری 2018 کے مطابق

© NCERT not to be republished

مجوزہ سرگرمی

• کسی کھیت کو دیکھنے کے دوران اپنے علاقے کے کسانوں سے بات کیجیے۔ معلوم کیجیے کہ:

1. کاشت کاری کے کون سے طریقے کسان استعمال کرتے ہیں، جدید یا روایتی یا پھر ملے جلے؟ ایک نوٹ لکھیے۔
2. ذرائع آب پاشی کیا ہیں؟
3. کاشت شدہ زمین کے کتنے حصے پر آب پاشی کی جاتی ہے؟ (بہت کم/تقریباً آدھی/اکثر یتی زمین پر/تمام زمین پر)
4. کسان اپنی ضرورت میں آنے والی درآمد (inputs) کہاں سے حاصل کرتے ہیں؟

3. کیا زمین کی قوت پیداوار برقرار رہے گی؟

چونکہ زمین ایک قیمتی قدرتی وسیلہ ہے اس لیے اس کو استعمال کرتے وقت بہت محتاط رہنا چاہیے۔ سائنسی رپورٹیں بتاتی ہیں کہ جدید طریقۂ کاشت کاری استعمال کرتے ہوئے اس بنیادی قدرتی وسیلے کو ضرورت سے زیادہ استعمال کیا گیا ہے۔

متعدد علاقوں میں کیمیائی کھاد کے بہت زیادہ استعمال کی وجہ سے سبز انقلاب کے ساتھ زمین کی زرخیزیت کا نقصان بھی وابستہ ہے۔ اس کے علاوہ ٹیوب ویل آب پاشی کے لیے زمینی پانی کے مسلسل استعمال نے زمین کے نیچے سطح آب کو گھٹا دیا ہے۔ زمینی زرخیزیت اور زیر زمین پانی جیسے ماحولی ذرائع کئی سالوں میں جا کر بنتے ہیں۔ اگر ایک بار یہ ضائع ہو جائیں تو پھر ان کو بحال کرنا ایک مشکل امر ہے۔ زراعت کے مستقبل کو یقینی بنانے کے لئے ہم کو ماحول کا دھیان رکھنا پڑے گا۔

مجوزہ سرگرمی

• مندرجہ ذیل اخبارات/رسالوں کی رپورٹ پڑھنے کے بعد اپنے الفاظ میں وزیر زراعت کو ایک خط لکھئے کہ کیمیائی کھاد کا استعمال کس طرح نقصان دہ ہوسکتا ہے۔

...کیمیاوی کھاد ایسے معدنیات مہیا کرتی ہے جو پانی میں گھل جاتے ہیں اور پودوں کو فوراً مل جاتے ہیں۔ لیکن یہ زیادہ مدت تک زمین میں برقرار نہیں رہ سکتے۔ یہ مٹی سے نیچے کی طرف جا سکتے ہیں اور زیر زمین پانی، دریاؤں اور جھیلوں کو بھی آلودہ کر سکتے ہیں۔ کیمیاوی کھادیں جراثیم یا دوسرے چھوٹے چھوٹے عضویوں کو بھی مار سکتی ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ان کے استعمال کے تھوڑی مدت بعد مٹی جیسا کہ وہ کبھی ہوا کرتی تھی، اس سے کہیں کم زرخیز رہ جائے گی... (ماخذ: ڈاؤن ٹو ارتھ، نئی دہلی)

ملک کے اندر ریاست پنجاب میں کیمیاوی کھادوں کا استعمال سب سے زیادہ ہے۔ کیمیاوی کھادوں کے مسلسل استعمال کی وجہ سے مٹی کی قوت میں کمی آئی ہے۔ اب پنجاب کے کسان پہلی جیسی پیداواری سطح حاصل کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ کیمیاوی کھادوں اور دوسرے درآمدات (inputs) کے استعمال پر مجبور ہیں... (ماخذ: دی ٹری بیون، چنڈی گڑھ)

4. پالم پور کے کسانوں کے درمیان زمین کی تقسیم کس طرح ہوتی ہے؟

آپ کی سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ کاشت کاری کے لئے زمین کس درجہ اہم ہے۔ بدقسمتی سے کاشت کاری کے پیشے میں لگے تمام

© NCERT not to be republished

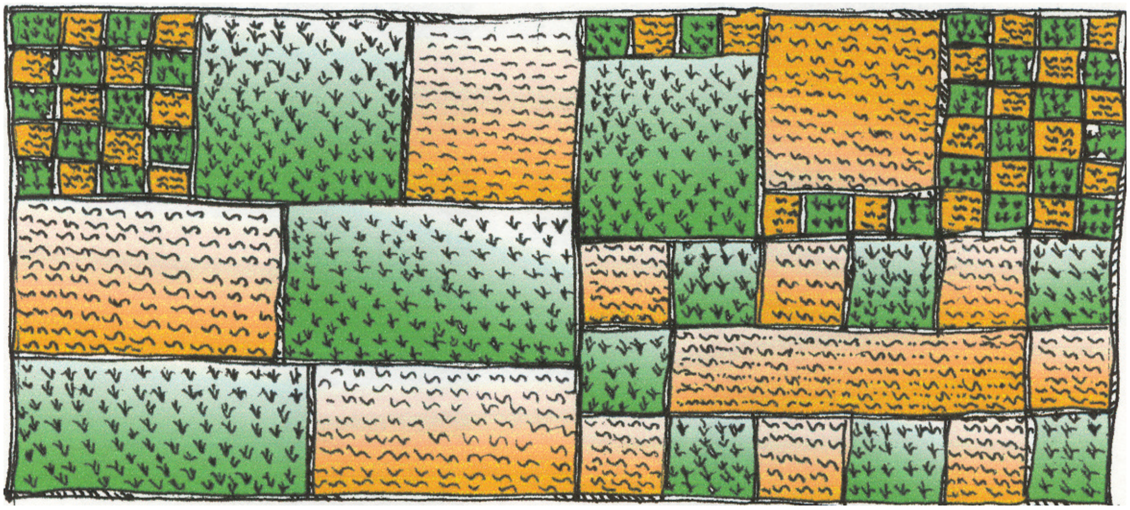

شکل 1.5: پالم پور گاؤں: زیر کاشت زمین کی تقسیم

لوگوں کے پاس کافی زمین نہیں ہے۔ پالم پور میں 450 کنبوں میں سے تقریباً ایک تہائی بے زمین ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ 150 کنبے، جن میں زیادہ تر دلت ہیں، کاشت کاری کی زمین سے محروم ہیں۔

بقیہ کنبے، جن کے پاس زمین ہے، ان میں 240 کنبے ایسے ہیں جن کے پاس 2 ہیکٹیر سے بھی کم سائز کے پلاٹ ہیں۔ اتنے چھوٹے پلاٹوں پر کاشت کاری سے کسان کی فیملی کو مناسب آمدنی نہیں ہو پاتی۔

1960ء میں، گوبند ایک کسان تھا جس کے پاس 2.25 ہیکٹیر زمین تھی جس کا زیادہ تر حصہ آب پاشی کی سہولیت سے محروم تھا۔ اپنے تین بیٹوں کی مدد سے گوبند نے زمین پر کاشت کاری شروع کی۔ اگرچہ ان کی زندگی آرام سے نہیں گزرتی تھی، خاندان نے کسی نہ کسی طرح اپنی ایک بھینس سے فاضل آمدنی حاصل کر کے اپنی گزر اوقات کی۔ گووند کی موت کے چند سالوں بعد، یہ زمین اس کے تین بیٹوں میں تقسیم ہوگئی۔ اب ہر بیٹے کے پاس ایک ایسا پلاٹ آیا جس کا رقبہ صرف 0.75 ہیکٹیر تھا۔ اصلاح شدہ آب پاشی اور جدید طریقۂ کاشت کاری کے استعمال کے باوجود گوبند کے بیٹے اپنی اپنی زمین سے گزر اوقات کرنے میں ناکام ہیں۔ سال کے ایک حصے میں ان کو مزید کام تلاش کرنا پڑتا ہے۔

آپ تصویر میں گاؤں کے اندر بکھرے ہوئے چھوٹے چھوٹے پلاٹوں کی ایک بڑی تعداد دیکھ سکتے ہیں۔ ان پر چھوٹے کسان کاشت کاری کرتے ہیں۔ اس کے برعکس گاؤں کے آدھے سے زیادہ رقبہ پر ایسے پلاٹ ہیں جن کا سائز کافی بڑا ہے۔ پالم پور میں کسانوں کے 60 ایسے کنبے درمیانی اور بڑے ہیں جو دو ہیکٹیر سے بھی زیادہ زمین پر کاشت کاری کرتے ہیں۔ چند بڑے کسان ایسے بھی ہیں جن کے پاس زمین کے ایسے پلاٹ ہیں جن کا رقبہ 10 ہیکٹیر یا اس سے بھی زیادہ ہے۔

آیئے بحث کریں

- کیا آپ تصویر 1.5 میں ایسی زمین کو شیڈ میں دکھا سکتے ہیں جس پر چھوٹے کسان کاشت کاری کرتے ہیں؟
- کسانوں کے اتنے بہت سے کنبے زمین کے چھوٹے

© NCERT not to be republished

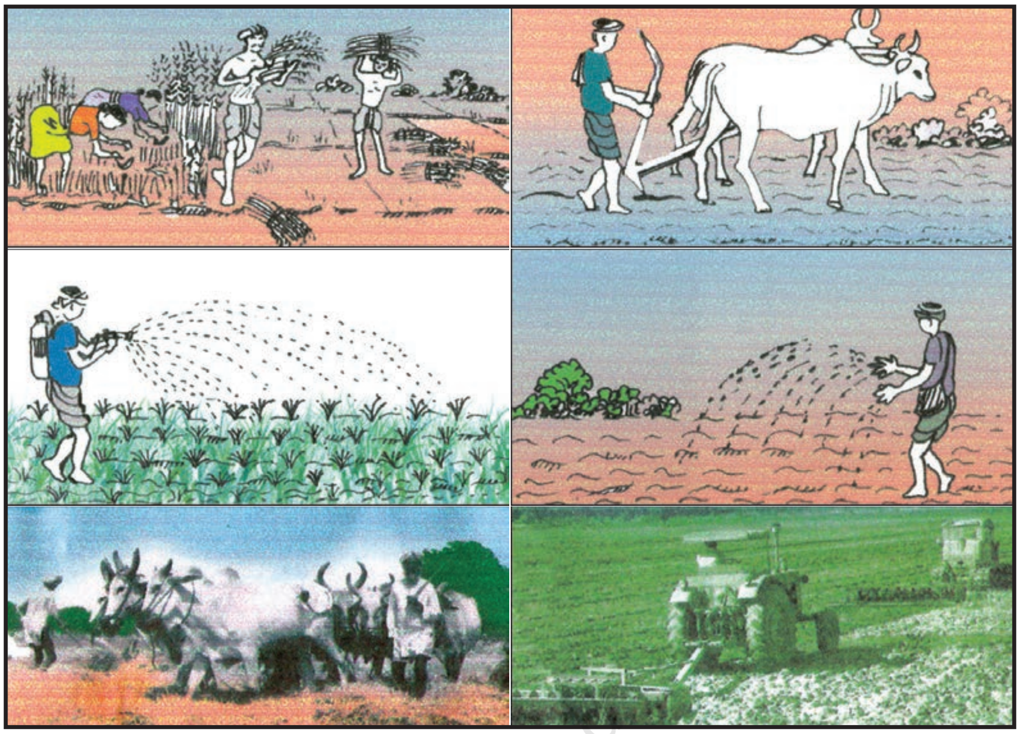

شکل 1.6: کھیتوں پر جاری کام: گیہوں کی فصل ۔ بیلوں کی مدد سے ہل چلانے کا عمل ، بوائی، کٹائی، کیڑے مار دواؤں کا چھڑکاؤ، فصل کی کٹائی، (قدیم اور جدید طریقہ کاشت اور فصلوں کی کٹائی)

چھوٹے پلاٹوں پر کاشت کاری کیوں کرتے ہیں؟

- ہندوستان میں کسانوں کی تقسیم اور ان کی کاشت کردہ زمین کی مقدار مندرجہ ذیل گراف 1.1 میں دی جارہی ہے۔کلاس میں بحث کیجیے۔

گراف **1.1**: زیر کاشت علاقے اور کسانوں کی تقسیم

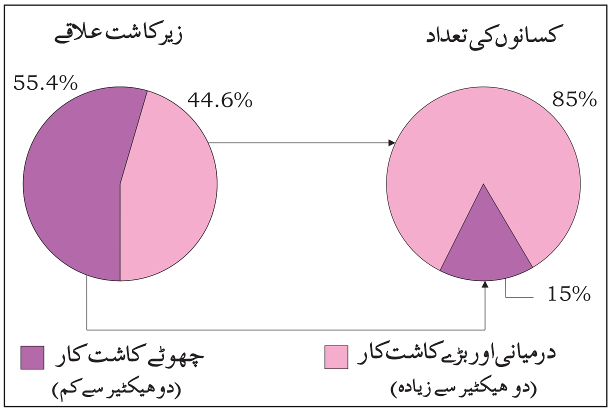

ماخذ: زراعتی شماریات ایک نظر میں 2017 اور اسٹیٹ آف انڈین ایگریکلچر 2017، محکمہ زراعت، تعاون اور کسانوں کی بہبود (زراعتی شماریات کے مطابق 2010-11)

آیئے بحث کریں

- کیا آپ اس بات سے متفق ہیں کہ پالم پور میں کاشت شدہ زمین کی تقسیم غیر مساوی ہے؟ کیا آپ پورے ہندوستان میں ایسی ہی صورت حال دیکھتے ہیں؟ واضح کیجیے۔

5. مزدور کون مہیا کرے گا؟

زمین کے بعد مزدور، پیداواری عمل کے لئے اگلا ضروری جزو ہے۔ کاشت کاری کے لئے سخت محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے کسان اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ مل کر خود اپنے کھیتوں پر کاشت کاری کرتے ہیں۔ اس طرح، وہ خود کاشتکاری کے لیے مطلوبہ محنت مہیا کرتے ہیں۔ اوسط درجہ کے اور بڑے کسان اپنے کھیتوں پر کام کرنے کے لیے کھیتوں پر کام کرنے والے مزدور ملازم رکھتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

شکل 1.7: دالا اور رام کلی کے درمیان ایک مکالمہ

آیئے بحث کریں

- تصویر 1.6 میں دیئے گئے کاموں کی شناخت کیجئے اور ان کو مناسب ترتیب میں لائیے۔

کھیتوں پر کام کرنے والے یا تو بے زمین کنبوں سے آتے ہیں یا پھر ان کنبوں میں سے جن کے پاس کھیتی کے لیے چھوٹے چھوٹے قطعے ہیں۔ کسانوں سے الگ ہٹ کر، کھیتوں پر کام کرنے والے مزدوروں کا زمین پر اگائی ہوئی فصل پر کوئی حق نہیں ہوتا۔ اس کی بجائے وہ کسان ان کو اجرت ادا کرتے ہیں جن کے لیے وہ کام کرتے ہیں۔ یہ اجرت نقد یا جنس کی شکل میں ہو سکتی ہے۔ کبھی کبھی مزدوروں کو کھیتوں پر کام کرنے

کے بعد کھانا بھی مہیا کیا جاتا ہے۔ اجرتیں ایک علاقے سے دوسرے علاقے تک، ایک فصل سے دوسری فصل تک اور کسی ایک نوعیت کی کاشت کارانہ سرگرمی سے دوسری تک مختلف ہوتی ہیں (مثلاً بوائی اور کٹائی) ساتھ ہی ساتھ ملازمت کی مدت میں بھی کافی تغیر پایا جاتا ہے۔ مثلا ایک کھیت پر کام کرنے والے کو یومیہ شرط پر ملازم رکھا جاسکتا ہے یا مخصوص زراعتی کام کے لیے مثلا کٹائی کے لیے یا پھر پورے سال کے لیے۔

دالا ایک ایسا بے زمین کھیت مزدور ہے جو پالم پور میں یومیہ اجرت پر کام کرتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ اس کو مسلسل کام کی تلاش کرنی چاہئے۔ کسی کھیت مزدور کے لیے سرکاری طور پر متعینہ اجرت 115 روپیہ یومیہ (اپریل 2011) طے کر دی گئی ہے، لیکن دالا کو صرف 80 روپیہ ہی ملتے ہیں۔ پالم پور میں کام کے لیے بہت مقابلہ آرائی رہتی ہے، یہی وجہ ہے کہ مزدور کم اجرتوں پر کام کرنے کو راضی ہوجاتے ہیں۔ اس صورت حال کے بارے میں دالا، رام کلی سے شکایت کرتا ہے جو ایک دوسرے کھیت کی مزدور ہے۔ دالا اور رام کلی دونوں گاؤں کے غریب ترین لوگوں میں ہیں۔

آیئے بحث کریں

- دالا اور رام کلی کی طرح کھیت مزدور غریب کیوں ہیں؟
- گوسائیں پور اور مجولی شمالی بہار کے دو گاؤں ہیں ان گاؤں میں کل 850 کنبوں میں سے 250 سے زیادہ افراد ایسے ہیں جو دیہی پنجاب، ہریانہ یا دہلی، ممبئی، سورت، حیدرآباد یا ناگپور میں ملازمت کرتے ہیں۔ پورے ہندوستان میں اس نوعیت کی نقل مکانی ایک عام بات ہے۔ لوگ نقل مکانی کیوں کرتے ہیں؟ کیا آپ اس کام کو بیان کرسکتے ہیں (اپنے تخیل کی بنیاد پر) جو گوسائیں پور اور مجولی کے مہاجر اپنی منزل پر کرتے ہوں گے؟

6. کاشت کاری کے لئے ضروری سرمایہ

آپ یہ دیکھ ہی چکے ہیں کہ جدید طرز کی کاشت کاری میں بڑا سرمایہ درکار ہوتا ہے۔ اس طرح اب کسان کو پہلے سے زیادہ پیسے کی ضرورت ہوتی ہے۔

1. زیادہ تر کسانوں کو سرمایہ کے لیے روپیہ ادھار لینا پڑتا ہے۔ وہ بڑے بڑے کسانوں یا گاؤں کے ساہوکاروں سے روپیہ قرض لیتے ہیں یا پھر ان تاجروں سے جو کاشت کاری کے لیے مختلف درآیدیے (Inputs) مہیا کرتے ہیں۔ ایسے قرضوں پر شرح سود بہت زیادہ ہوتی ہے اور ایسے قرض کی ادائیگی کی وجہ سے ان پر کافی ذہنی دباؤ پڑتا ہے۔

سویتا ایک چھوٹی کسان ہے۔ وہ اپنے ایک ہیکٹیر کے کھیت پر گیہوں بونے کا منصوبہ بناتی ہے۔ بیجوں، کھاد اور کیڑے مار دوا کے علاوہ اس کو پانی خریدنے اور فارم کے آلات کی مرمت کرانے کے لیے نقد روپئے کی ضرورت ہے۔ وہ اندازہ لگاتی ہے کہ ان تمام اخراجات کے لیے اس کو کم سے کم 3,000 روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ اس کے پاس روپیہ تو ہے نہیں، اس لئے وہ ایک بڑے کسان تیج پال سنگھ سے روپیہ قرض لینے کا فیصلہ کرتی ہے۔ تیج پال سنگھ سویتا کو چار ماہ کے لئے 24 فیصدی سود کی شرح پر روپیہ دینے کو راضی ہوجاتا ہے جو سود کی ایک بہت اونچی شرح ہے۔ سویتا کٹائی کے موسم میں اس کے کھیت پر کھیت مزدور کی حیثیت سے -/100 روپے یومیہ پر کام کرنے کو بھی راضی ہوجاتی ہے۔ آپ یہ سمجھ ہی سکتے ہیں

© NCERT not to be republished

کہ یہ اجرت بہت کم ہے۔ سویتا جانتی ہے کہ اس کو خود اپنے کھیت پر کٹائی کا کام مکمل کرنے کے لیے کڑی محنت کرنی پڑے گی اور اس کے بعد تیج پال کے لیے کھیت مزدور کی حیثیت سے کام کرنا ہوگا۔ کٹائی کا زمانہ بڑا مشغول وقت ہوتا ہے۔ تین بچوں کی ماں کی حیثیت سے اس کی اپنے کنبے کے لئے بڑی ذمہ داریاں ہیں۔ سویتا ان سخت شرائط پر راضی ہو جاتی ہے کیونکہ وہ یہ اچھی طرح جانتی ہے کہ ایک چھوٹے کسان کے لیے قرض حاصل کرنا ایک مشکل کام ہے۔

2. چھوٹے کسانوں کے برعکس درمیانی درجہ کے اور بڑے کسانوں کو کاشت کاری سے خود اپنی ہی بچت ہوتی ہے۔ اس لیے وہ ضروری سرمایہ مہیا کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔ ان کسانوں کے پاس اپنی بچت کیسے ہوتی ہے؟ آپ کو اگلے حصے میں اس کا جواب مل جائے گا۔

اب تک کی کہانی...

آپ زمین، محنت، اور سرمایے کے بارے میں پڑھ چکے ہیں جو پیداوار کے عوامل ہیں اور یہ کہ وہ کاشت کاری میں کس طرح استعمال کئے جاتے ہیں۔ آیئے درج ذیل خالی جگہوں کو پر کیجیے:

پیداوار کے تین عوامل میں سے، ہم نے دیکھا کہ محنت پیداوار کا سب سے بڑا عامل ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو گاؤں میں مزدوروں کی حیثیت سے بخوشی کام کرنے پر راضی ہو جاتے ہیں جبکہ کام کے مواقع محدود ہیں۔ ان کا تعلق یا تو بے زمین خاندانوں سے یا پھر ______ سے ہے۔ ان کی اجرت کی ادائیگی بہت کم ہوگی ہے اور وہ بڑی تکلیف دہ زندگی گزارتے ہیں۔

مزدور سے بالکل مختلف، ______ پیداوار کا ایک کمیاب عامل ہے۔ زمین کا کاشت شدہ رقبہ ______ ہے۔ مزید برآں، کاشت کاری میں لگے لوگوں کے درمیان موجودہ زمین کی تقسیم بھی ______ (مساوی/غیر مساویانہ) طور پر ہوئی ہے۔ چھوٹے کسانوں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو زمین کے چھوٹے چھوٹے قطعوں پر کاشت کاری کرتی ہے۔ یہ لوگ اپنا گزارہ ایسے حالات میں کرتے ہیں جو بے زمین کھیت مزدوروں سے کچھ زیادہ بہتر نہیں۔ موجودہ زمین کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کے لیے کسان ______ اور ______ کا استعمال کرتے ہیں۔ ان دونوں نے فصلوں کی پیداوار میں کافی اضافہ کیا ہے۔

جدید طریقۂ کاشت کاری کے لیے کافی ______ کی ضرورت ہوتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے کسانوں کو عام طور پر سرمایہ مہیا کرنے کے لیے روپیہ ادھار لینا پڑتا ہے۔ اور یہ کسان قرض ادا کرنے کی وجہ سے ذہنی دباؤ میں رہتے ہیں۔ اس لئے سرمایہ بھی پیداوار کا ایک کمیاب عامل ہے، خاص طور سے چھوٹے کسانوں کے لیے۔

اگرچہ زمین اور سرمایہ دونوں کمیاب ہیں، پیداوار کے ان دونوں عوامل کے درمیان ایک بنیادی فرق ہے۔ ایک قدرتی وسیلہ ہے جبکہ ______ انسان کا بنایا ہوا ہے۔ سرمایہ کو بڑھانا ممکن ہے جبکہ زمین مقررہ ہے، اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم زمین اور کاشتکاری کے اندر استعمال میں آنے والے دوسرے قدرتی وسائل کی حفاظت کریں۔

7. کھیت کی فاضل اشیاء کی فروخت

آیئے فرض کرتے ہیں کہ کسانوں نے پیداوار کے تین اجزاء،

© NCERT not to be republished

استعمال کرتے ہوئے اپنی زمین پر گیہوں کی پیداوار کی ہے۔ گیہوں کی کٹائی کی جاتی ہے اور پیداوار کا کام پورا ہو جاتا ہے۔

یہ کسان گیہوں کا کیا کرتے ہیں؟ وہ کنبے کے خرچہ کے لیے گیہوں کا ایک حصہ خرچ کرتے ہیں اور فاضل گیہوں فروخت کر دیتے ہیں۔ سویتا اور گوبند کے بیٹوں جیسے کسانوں کے پاس فاضل گیہوں بہت کم ہوتا ہے کیونکہ ان کی کل پیداوار بہت کم ہوتی ہے اور اس میں سے ایک بڑا حصہ اپنی فیملی کی ضروریات کے لئے بچا لیا جاتا ہے۔ اس لیے یہ تو صرف درمیانی اور بڑے کسان ہی ہوتے ہیں جو بازار میں گیہوں فروخت کرتے ہیں۔ تصویر میں آپ بیل گاڑیوں کی لمبی قطاریں دیکھ سکتے ہیں جن کا رخ بازار کی جانب ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک پر گیہوں کے بورے لدے ہوتے ہیں۔ بازار میں تاجر یہ گیہوں خریدتے ہیں اور یہ آگے اس گیہوں کو قصبات اور شہروں کے دوکانداروں کو فروخت کرتے ہیں۔

بڑے کسان تیج پال سنگھ کے پاس اس کی اپنی تمام زمینوں کی 350 کوئنٹل فاضل گیہوں کی پیداوار ہے وہ اپنے پاس فاضل گیہوں کو رائے گنج کی مارکیٹ میں فروخت کرتا ہے اور اچھی خاصی کمائی کرتا ہے۔

تیج پال سنگھ اپنے کمائے ہوئے پیسے کا کیا کرتا ہے؟ پچھلے سال تیج پال سنگھ نے اپنی زیادہ تر رقم بینک کھاتہ میں ڈال دی تھی۔ اس کے بعد اس نے اپنی بچت کو سویتا جیسے کسانوں کو ادھار دینے کے لئے استعمال کیا۔ جن کو قرض کی ضرورت تھی۔ اس نے اپنی بچت کو اگلے موسم میں کاشت کاری کے لیے کاروباری اصل میں لگانے کے لیے بھی استعمال کیا۔ اس سال تیج پال سنگھ نے اپنی کمائی سے دوسرا ٹریکٹر خریدنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ دوسرا ٹریکٹر اس کی قائم اصل سرمایہ (fixed capital) کو بڑھائے گا۔

تیج پال سنگھ کی طرح دوسرے بڑے اور درمیانی کسان اپنی زائد زرعی پیداوار کو فروخت کر دیتے ہیں۔ اس طرح وہ خود اپنی ہی بچت سے کاشت کاری کے لیے سرمایہ جٹانے کے اہل ہوتے ہیں۔ کچھ کسان ایسے بھی ہیں جو مویشی یا ٹرک خریدنے یا دوکان شروع کرنے کے لئے بھی اپنی بچت کو استعمال کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ ہم دیکھیں گے اس سے غیر زرعی سرگرمیوں کے لیے سرمایہ حاصل ہوتا ہے۔

پالم پور میں غیر زرعی سرگرمیاں

ہم پالم پور میں اہم پیداواری سرگرمی کی حیثیت سے کاشت کاری کے بارے میں علم حاصل کر چکے ہیں۔ اب ہم چند غیر زرعی پیداواری سرگرمیوں پر نظر ڈالیں گے۔ پالم پور میں رہنے والے صرف 25 فی صدی لوگ زراعت کے علاوہ دوسری سرگرمیوں میں مشغول ہیں۔

1. ڈیری — ایک دوسری عام سرگرمی

پالم پور میں ڈیری فارمنگ ایک عام سرگرمی ہے۔ لوگ اپنی بھینسوں کو مختلف قسم کی گھاس، جوار اور باجرا کھلاتے ہیں جو برسات کے موسم میں اگتے ہیں۔ ایک بڑے نزدیکی گاؤں رائے گنج میں دودھ فروخت کیا جاتا ہے۔ شاہ پور قصبہ کے دو تاجروں نے رائے گنج میں دودھ وصولی مراکز اور سرد خانے (chilling centres) قائم کئے ہیں جہاں سے دودھ دور دراز کے قصبات اور شہروں میں منتقل کیا جاتا ہے۔

© NCERT not to be republished

آیئے بحث کریں

- تین کسانوں پر غور کیجئے۔ ہر ایک نے اپنے اپنے کھیت پر گیہوں اگایا ہے، اگرچہ پیداوار مختلف ہے (کالم 2 دیکھیے) ہر کسان کنبے کے گیہوں کا خرچ ایک برابر ہے (کالم 3) اس سال کا تمام زائد گیہوں اگلے سال کی پیداوار کے لیے سرمایہ کی حیثیت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ فرض کیجیے پیداوار اس سرمایہ سے دگنی ہے جو پیداوار میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جدول کو مکمل کیجیے۔

کسان 1

	پیداوار	صرف	زائد = پیداوار – خرچ	اگلے سال کے لیے سرمایہ
پہلا سال	100	40	60	60
دوسرا سال	120	40		
تیسرا سال	-	40		

کسان 2

	پیداوار	صرف	زائد	اگلے سال کے لیے سرمایہ
پہلا سال	80	40		
دوسرا سال		40		
تیسرا سال		40		

© NCERT not to be republished

کسان 3

	پیداوار	صرف	زائد	اگلے سال کے لیے سرمایہ
پہلا سال	60	40		
دوسرا سال		40		
تیسرا سال		40		

آیئے بحث کریں

- مختلف سالوں میں تینوں کسانوں کے پیداوار کا موازنہ کیجیے۔
- سال 3 میں کسان نمبر 3 کے ساتھ کیا ہوگا ہے؟ کیا وہ پیداوار جاری رکھ سکتا ہے؟ پیداوار جاری رکھنے کے لئے کیا کرنا ہوگا؟

2. پالم پور میں چھوٹے پیمانے کی اشیا سازی کی ایک مثال

پالم پور میں اس وقت پچاس لوگوں سے بھی کم اشیا سازی کے کام میں مشغول ہیں۔ قصبات اور شہروں میں قائم بڑے بڑے کارخانوں میں اشیا سازی سے الگ ہٹ کر، پالم پور میں اشیاء سازی کے کام میں طریقۂ پیداوار نہایت سادہ ہوتا ہے اور یہاں یہ کام چھوٹے پیمانے پر چلتا ہے۔ اس نوعیت کے زیادہ تر کام گھریلو مزدوروں کی مدد سے گھر یا کھیتوں میں کئے جاتے ہیں۔ یہاں مزدور ملازمت پر بہت کم ہی رکھے جاتے ہیں۔

مشری لال نے ہاتھ سے چلنے والی ایک گنا پیرنے کی مشین خریدی ہے جو بجلی سے چلتی ہے اور جس کو کھیت پر ہی لگایا گیا ہے۔ پہلے گنا پیرنے کا کام بیلوں کی مدد سے کیا جاتا تھا لیکن آج کل لوگ اس کام کو مشینوں سے کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ مشری لال دوسرے کسانوں سے بھی گنا خرید لیتا ہے اور اس سے گڑ بناتا ہے۔ یہ گڑ شاہ پور میں تاجروں کو فروخت کر دیا جاتا ہے۔ اس عمل میں مشری لال کو تھوڑا بہت نفع ہو جاتا ہے۔

آیئے بحث کریں

- مشری لال کو گڑ سازی یونٹ قائم کرنے میں کس سرمایہ کی ضرورت تھی؟
- اس صورت میں محنت (مزدور) کون مہیا کرتا ہے؟
- کیا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مشری لال اپنا نفع بڑھا کیوں نہیں سکتا؟
- کیا آپ ایسی وجوہات کا اندازہ لگا سکتے ہیں جن کی بنا پر اس کو نقصان بھی اٹھانا پڑ سکتا ہے؟
- مشری لال اپنا گڑ شاہ پور میں تاجروں کو کیوں فروخت کرتا ہے خود اپنے گاؤں میں کیوں نہیں؟

3. پالم پور کے دوکاندار

پالم پور میں تجارت (اشیا کا تبادلہ) کے اندر بہت کم لوگ مشغول ہیں۔ پالم پور کے تاجر دوکاندار ہیں جو شہروں میں واقع تھوک بازاروں سے مختلف اشیا خریدتے ہیں۔ اور ان کو گاؤں میں فروخت کر دیتے ہیں۔ آپ گاؤں میں چھوٹے چھوٹے جنرل اسٹور دیکھیں گے جہاں چاول، گیہوں، چینی، چائے، تیل، بسکٹ، صابن، ٹوتھ پیسٹ، پیٹریاں، موم بتی، کاپیاں، پین، پنسل اور یہاں تک کہ کپڑے جیسی مختلف اشیا فروخت کی جاتی ہیں۔ چند فیملیوں نے جن کے گھر بس اسٹینڈ کے نزدیک ہیں، چھوٹی چھوٹی دوکانیں کھولنے کے لیے ایک چھوٹا سا حصہ استعمال کر لیا ہے۔ یہاں وہ کھانے پینے کی چیزیں فروخت کرتے ہیں۔

کریم نے اپنے گاؤں میں کمپیوٹر کلاس کا ایک مرکز قائم کیا ہے۔ آج کل شاہ پور قصبہ میں طلباء کی ایک بڑی تعداد کالج میں تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ کریم کو پتہ چلا کہ گاؤں کے متعدد طلبا بھی قصبہ میں کمپیوٹر کلاسوں میں جاتے ہیں۔ گاؤں میں دو عورتیں ایسی بھی تھیں جن کے پاس ڈگری ان کمپیوٹر اپلیکیشن کی قابلیت تھی۔ اس نے ان کو اپنے پاس ملازم رکھنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے کمپیوٹر خریدے اور بازار کے سامنے اپنے مکان کے حصے میں کلاسیں شروع کر دیں۔ دسویں پاس طلبا

© NCERT not to be republished

کی ایک اچھی خاصی تعداد نے ان کلاسوں میں داخلہ لے لیا ہے۔

آیئے بحث کریں

- کریم کا سرمایہ اور محنت کس طرح سے مشری لال سے مختلف ہے؟
- اس سے پہلے کسی نے کمپیوٹر مرکز قائم کیوں نہیں کیا؟ ممکنہ دلائل سے بحث کیجیے

4. نقل وحمل: ایک تیزی سے ترقی کرتا شعبہ

ہم نے سڑک پر چلتی ہوئی بہت سی گاڑیاں دیکھی ہیں جو پالم پور کو رائے گنج سے جوڑتی ہیں۔ رکشے والے، تانگے والے، جیپ، ٹریکٹر، ٹرک ڈرائیور اور روایتی بیل گاڑیاں اور بوگیاں چلاتے ہوئے لوگ نقل وحمل کی خدمات انجام دیتے ہیں۔ وہ لوگوں اور مال کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے ہیں اور اس کے بدلے ان کو ادائیگی کی جاتی ہے۔ پچھلے کئی سالوں سے نقل وحمل کے کام میں لگے ہوئے لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔

کشور ایک فارم پر کام کرنے والا مزدور ہے۔ ایسے ہی دوسرے مزدوروں کی طرح اپنی اجرت سے کشور کو اپنے کنبے کی ضروریات کو پورا کرنا بڑا مشکل معلوم ہوا۔ چند سال پہلے کشور نے بینک سے قرض لیا، یہ قرض اس کو سرکاری پروگرام کے تحت ملا تھا جس میں بے زمین غریب کنبوں کو سود کی سستی شرح پر قرض مہیا کیا جاتا تھا۔ کشور نے اس رقم سے بھینس خرید لی۔ اب وہ بھینس کا دودھ فروخت کرتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ وہ اپنی بھینس سے ایک ٹھیلا بھی جوڑتا ہے اور اس کو مختلف اشیاء کے نقل وحمل میں استعمال کرتا ہے۔ ہفتہ میں ایک بار وہ گنگا ندی بھی جاتا ہے جہاں سے وہ کمہار کے لیے چکنی مٹی لاتا ہے یا کبھی کبھی وہ گڑ یا دوسری اشیاء لاد کر شاہ پور بھی جاتا ہے۔ ہر ماہ اس کو نقل وحمل سے پہلے کی بہ نسبت کچھ زیادہ کمائی ہو جاتی ہے۔

آیئے بحث کریں

- کشور کا اصل سرمایہ کیا ہے؟
- آپ کے خیال میں اس کا کاروباری سرمایہ کیا ہوگا؟
- کشور کتنے قسم کی پیداواری سرگرمیوں میں لگا ہوا ہے؟
- کیا آپ یہ کہنا چاہیں گے کہ پالم پور میں کشور کو بہتر سڑکوں کا فائدہ ہوا ہے؟

© NCERT not to be republished

خلاصہ

گاؤں میں کاشت کاری ایک اہم پیداواری سرگرمی ہے۔ پچھلے کئی سالوں سے طریقۂ کاشت کاری میں متعدد اہم تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ ان کے نتیجہ میں کسان ایک ہی قطعۂ زمین سے زیادہ فصل پیدا کرنے کے اہل ہو گئے ہیں۔ یہ ایک اہم حصول یابی ہے کیونکہ زمین متعین، محدود اور کمیاب ہے۔ لیکن پیداوار کو بڑھانے کے نتیجہ میں زمین اور دوسرے قدرتی وسائل پر کافی دباؤ پڑا ہے۔

کاشت کاری کے نئے طریقوں میں کم زمین درکار ہوتی ہے لیکن سرمایہ کی ضرورت زیادہ پیش آتی ہے۔ درمیانی اور بڑے کسان اگلے موسم میں سرمایہ مہیا کرنے کے لیے پیداوار سے حاصل اپنی بچت استعمال کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس چھوٹے کسانوں کے لئے جو ہندوستان میں موجود کل کسانوں کے تقریباً 80 فیصدی ہیں، سرمایہ حاصل کرنا ایک مشکل کام ہے۔ قطعوں کے چھوٹے رقبوں کی وجہ سے، ان کی پیداوار کافی نہیں ہوتی۔ زائد پیسے کی کمی کا یہ مطلب ہے کہ وہ اپنی ہی بچت سے سرمایہ حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں اور اُنہیں مجبوراً قرض لینا پڑتا ہے۔ قرض کے علاوہ، بہت سے چھوٹے کسانوں کو اپنا اور اپنے کنبے کا پیٹ بھرنے کے لیے کھیت میں مزدوروں کی حیثیت سے اضافی کام کرنا پڑتا ہے۔

چونکہ محنت پیداوار کا سب سے بڑا جزو ہے، اس لیے بہتر ہوگا کہ کاشت کاری کے نئے طریقوں میں زیادہ سے زیادہ مزدوروں کا استعمال ہو لیکن بدقسمتی سے ایسا نہیں ہوا۔ کھیتوں پر مزدوروں (محنت) کا استعمال محدود ہے، اس لئے وہ مزدور جو مواقع کی تلاش میں ہیں، قریبی گاؤں، قصبات اور شہروں کی جانب نقل مکانی کر رہے ہیں کچھ مزدور ایسے بھی ہیں جو گاؤں میں غیر کاشت کارانہ کاموں میں داخل ہو گئے ہیں۔

موجودہ دور میں، گاؤں کے اندر غیر کاشت کارانہ سیکٹر کافی بڑا نہیں ہے۔ ہندوستان میں دیہی علاقوں میں 100 کام کرنے والوں میں سے صرف 24 غیر زرعی سرگرمیوں میں مشغول ہیں۔ اگرچہ گاؤں میں متعدد قسم کی غیر زرعی سرگرمیاں موجود ہیں (ہم چند مثالیں دیکھ چکے ہیں) ایسی ہر سرگرمی میں ملازم لوگوں کی تعداد بہت چھوٹی ہے۔

مستقبل میں ہم گاؤں میں زیادہ سے زیادہ، غیر زرعی پیداواری سرگرمیاں دیکھنا چاہیں گے۔ کاشت کاری سے الگ ہٹ کر، غیر کاشت کارانہ سرگرمیوں کو کم زمین کی ضرورت ہوتی ہے۔ لوگ چھوٹے سرمایہ کی مدد سے غیر زرعی سرگرمیاں قائم کر سکتے ہیں۔ ہم کو یہ سرمایہ کہاں سے حاصل ہوتا ہے؟ ہم یا تو خود اپنی بچت استعمال کر سکتے ہیں، لیکن اکثر ہم کو قرض لینا پڑتا ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ قرض، سود کی کم شرح پر حاصل ہو سکے تا کہ ایسے لوگ بھی جن کی اپنی بچت نہیں، کچھ غیر زرعی سرگرمی شروع کر سکیں۔ دوسری بات جو غیر زرعی سرگرمیوں کی توسیع کے لیے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ بازار بھی میسر ہو جہاں پیدا کی ہوئی اشیاء اور خدمات فروخت ہو سکیں۔ پالم پور میں ہم نے دیکھا کہ دودھ، گڑ اور گیہوں وغیرہ کے لیے قرب و جوار کے گاؤں، قصبات اور شہر بازار مہیا کرتے ہیں۔ چونکہ اچھی سڑکوں، نقل و حمل اور ٹیلی فون کی خدمات کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ لوگ گاؤں، قصبات اور شہروں سے جڑے ہوئے ہیں، اس لیے ممکن ہے کہ آنے والے سالوں میں غیر زرعی سرگرمیاں بڑھیں۔

© NCERT not to be republished

مشق

1. مردم شماری کے دوران، ہندوستان کے ہر گاؤں کا دس سال میں ایک بار سروے (جائزہ) لیا جاتا ہے اور درج ذیل جدول میں چند تفصیلات پیش کی جاتی ہیں۔ پالم پور پر معلومات پر مبنی مندرجہ ذیل جدول کو بھریئے۔

(a) وقوع

(b) گاؤں کا کل رقبہ

(c) زمینی استعمال (ہیکٹر میں)

کاشت شدہ زمین		زمین جو کاشت کاری کے لیے دستیاب نہیں (رہائش گاہوں، سڑکوں، تالابوں اور چراگاہوں سمیت رقبہ)
آب پاشی شدہ	غیر آب پاشی شدہ	
		26 ہیکٹیر

(d) سہولیات

تعلیمی	
طبّی (میڈیکل)	
بازار	
بجلی کی فراہمی	
مواصلات	
نزدیکی قصبہ	

2. جدید طریقۂ کاشت کاری میں زیادہ اوزاروں کی ضرورت ہوتی ہے جو کارخانوں میں تیار کیے جاتے ہیں۔ کیا آپ اس سے متفق ہیں؟

3. پالم پور میں بجلی کی توسیع نے کس طرح کسانوں کی مدد کی ہے؟

4. کیا آب پاشی کے تحت رقبے کو بڑھانا ضروری ہے؟

5. پالم پور کے 450 کنبوں میں زمین کی تقسیم پر ایک جدول بنایئے۔

© NCERT not to be republished

6. کیوں پالم پور میں کھیت مزدوروں کی اجرتیں کم سے کم اجرتوں سے بھی کم ہیں؟

7. اپنے علاقے میں دو مزدوروں سے بات کیجیے۔ یا تو کھیت مزدوروں یا پھر تعمیراتی مقامات پر کام کرنے والے مزدوروں میں سے انتخاب کیجیے۔ ان کو کیا اجرتیں ملتی ہیں؟ کیا ان کو ادائیگی نقد یا جنس کی صورت میں ہوتی ہے؟ کیا ان کو کام مسلسل ملتا رہتا ہے؟ کیا وہ مقروض ہیں؟

8. ایک ہی قطعۂ زمین پر پیداوار بڑھانے کے کیا مختلف طریقے ہیں؟ وضاحت کے لئے مثالیں بھی دیجیے۔

9. ایک ہیکٹیر زمین رکھنے والے کسان کے کام کو بیان کیجیے۔

10. اوسط درجہ کے اور بڑے کسان کاشت کاری کے لئے سرمایہ کس طرح حاصل کرتے ہیں؟ یہ چھوٹے کسانوں سے کس طرح مختلف ہیں؟

11. سویتا نے کری راج سنگھ سے کن شرائط پر قرض حاصل کیا؟ اگر سویتا سود کی کم شرح پر بینک سے قرض لیتی تو کیا اس کی حالت مختلف ہوتی؟

12. اپنے علاقے کی چند پرانے رہنے والوں سے بات کیجیے اور ایک چھوٹی سی رپورٹ ان تبدیلیوں پر تیار کیجیے جو سابقہ 30 سالوں کے دوران طریقۂ کاشت کاری میں رونما ہوئی ہیں۔ (اختیاری)

13. وہ کون سی غیر زرعی پیداواری سرگرمیاں ہیں جو آپ کے علاقے میں رونما ہو رہی ہیں؟ ایک چھوٹی سی فہرست بنائیے۔

14. گاؤں میں غیر زرعی سرگرمیاں شروع کرنے کے لیے کیا کچھ کیا جا سکتا ہے؟

© NCERT not to be republished

حوالہ جات

اسٹین گلبرٹ، 1985 - رورل ڈیولپمنٹ ان ایشیا (Rural Development in Asia): میٹنگ وِد پی سنٹس (Meeting with Peasants) - سیج پبلی کیشن، نئی دہلی

اسٹین گلبرٹ، 1988 - فوڈ اینڈ پاورٹی: انڈیا ہاف ون بیٹل (Food and Poverty: India's Half Won Battle)، سیج پبلی کیشن، نئی دہلی

راج، کے۔ این- 1991 ولیج انڈیا اینڈ اٹس پولیٹیکل اکونومی (Village India and Its Political Economy)، سی۔ ٹی۔ کُرین (ایڈٹ ہوا) معیشت، سماج اور ترقی، سیج پبلی کیشن، نئی دہلی

تھارنر، ڈینیل اور ایلس تھارنر 1962- لینڈ اینڈ لیبر ان انڈیا (Land and Labour in India)، ایشیا پبلشنگ ہاؤس، ممبئی۔

http://economictimes.indiatimes.com/news/policy/government-hikes-minimumwage-for-agriculture-labourer/articleshow/57408252.cms